جلد ۵۳/۱۸ | ۷ امان ۱۳۴۳ ہش ۲۲ شوال ۱۳۸۳ھ ۷ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل دوپہر کے بعد حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ؞

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ مارچ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے

حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور خدا کی راہ میں کامل صدق و وفاداری دکھلائے

"تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابلِ قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے انّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا والّذین ھم محسنون۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کرکے اسے نیکوکاروں میں داخل کرے۔"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۰۲ء)

اصلاح و تربیت کے لئے ہفتہ منایا جائے

۴ اپریل سے ۱۰ اپریل تک

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے ماتحت سٹینڈنگ کمیٹی کا ۳ نومبر ۱۹۶۳ء کو اجلاس ہوا تھا۔ کمیٹی نے اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں ذیل کی تجاویز منظور فرمائیں۔

(۱) ۱۹۶۴ء میں اصلاح و تربیت کا ہفتہ منایا جائے گا جس میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی جائے گی اور سوائے معذوروں کے سو فیصدی حاضری کی کوشش کی جائے گی۔

(۲) پاکستانی جماعتوں میں مربیان کے وفود کی صورت میں دورے کرائے جائیں گے۔ جن میں تنازعات والی جماعتوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے گا اور اصلاحی کمیٹیوں کی امداد سے کوشش کی جائے گی کہ سب تنازعات کو ختم کیا جائے۔

(۳) سال ۱۹۶۴ء میں شعار اسلامی کی پابندی پردہ کی ترویج اور ترک تمباکو نوشی کی تلقین خاص طور پر کی جائے گی۔

اس فیصلہ کے مطابق نظارت ہذا اعلان کرتی ہے کہ احباب جماعت ۴ اپریل سے ۱۰ اپریل تک ہفتہ منائیں اور مؤثر کارروائی کرکے رپورٹیں بھجوائیں اور تجویز نمبر ۲ کے متعلق رپورٹ فوراً کی جائے تاکہ وفود بھجواتے وقت ان جماعتوں کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

وقف جدید سال ہفتم

سال ہفتم کے آغاز کے ساتھ ہی مخلصین جماعت کے وعدے اور چندہ کی رقوم دفتر میں موصول ہو رہی ہیں۔ آپ بھی اپنا وعدہ جلد بھجوائیں۔ اس جہاد میں اپنے اہل و عیال اور بزرگوں کو بھی شامل فرما دیں اور اضافہ کے ساتھ وعدے بھجوائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ مارچ ۶۴ء

اسلام کا احیاء ہی دنیا میں امن قائم کرسکتا ہے

(۲)

جناب ماسٹر امیر عالم صاحب اپنے مقالہ "مرد کامل" میں فرماتے ہیں:-

"اولوالعزم پیغامبر کی ضرورت" ۔ ہذا

مسلمان بھائیوں کو از سر نو مسلمان بنانے کے لئے ایسے اولوالعزم مصلح کی ضرورت ہے جس کا اسوہ حسنہ من کل الوجوہ اسلامی تعلیم کا مظہر ہو۔ وہ علوم حاضرہ کی روشنی میں اسلامی تعلیم کی حکمتوں اور خوبیوں کو عمدگی اور حکمت سے بیان کرنے والا ہو۔ وہ قرآنی علوم کو از سر نو زندہ کرے"۔ یحی الدین ویقیم الشریعۃ "نئے سرے سے دین کو تازگی بخشے اور شریعت کو قائم کرے۔ اس کے مسیحائی دم سے روحانی مردے زندہ ہوں۔ گمراہ ہدایت پائیں۔ اندھے سوجاکھے ہوں۔ گونگے بہرے۔ بولنے اور سننے لگ جائیں اور کوڑھی چنگے ہوں۔ اس کی تعلیم سے دنیا نجات پائے۔ دنیا میں امن و امان قائم ہو۔ وہ حکم و عدل ہو جس سے دنیا انصاف سے بھر جائے۔ ماننے والوں کا تزکیۂ نفس ہو اور تطہیر قلب کرے۔ اور وہ فرسودہ نظریات اور معتقدات کو مٹا کر دنیا میں نظریاتی انقلاب پیدا کر دے۔

وہ نظریاتی انقلاب کیا ہے؟ تعلیم دین کو از سر نو رائج کرنا اور اس کی تائید میں تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ اور نئی تفہیمات سے قوم کے رجحانات۔ نظریات اور عملیات میں یکسر تبدیلی کرکے قوتِ عملیہ پیدا کرنا — خوابیدہ استعداد کو بیدار کرنا۔ ایمان کو اجاگر کرنا اور فرسودہ مادی نظام کو مٹا کر اسلامی نظام قائم کرنا۔

یہ کام اس مہدی برحق کے زلزلہ افگن افکار کے نتیجہ میں ہوگا اور یہ کام زندہ خدا کے زندہ رسول کا زندہ غلام ہی کر سکتا ہے۔ جو صحیح معنوں میں خدا کا عبد ہو اور نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کا غلام ہو۔

دنیا اسے امی کہے مگر اس کی تعلیم دنیا بھر کے مفکرین اور فلسفیین کی آنکھیں کھولنے والی ہو۔ اس پر خدا کا کلام نازل ہو۔

اور اس کے علوم لدنیہ اپنی نظیر آپ ہوں۔ وہ ایسا مردِ کامل ہو کہ اس کے کلام اور اس کی تعلیم سے نبوت اور پیغمبری کی ایسی جھلک پائی جائے جس کو دیکھ کر انبیائے ماسبق کی یاد تازہ ہو جائے۔ وہ قدرتِ مجسم ہو جس کی پشت پر فطرت کی ساری مشینری اس کی تائید اور خدمت میں لگی ہوئی ہو۔ وہ ڈنکے کی چوٹ اعلان کرے کہ خدا کی ہستی۔ ملائکہ کا وجود۔ الہام وحی اور معجزات کا ثبوت اس کی ذات سے ثابت ہے اور ثابت بھی کرکے دکھاوے۔ مختصر یہ ہے کہ وہ ایک لحاظ سے مسیح ہو اور دوسرے لحاظ سے مہدی برحق۔

حقیقی اسوۂ حسنہ :- اس مضمون

کو ہم آیتِ مبارکہ "لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" کی تکرار پر ختم کرتے ہیں کہ حقیقی اسوۂ حسنہ خدا کے رسول کی ذات ہوتی ہے جو دنیا میں آکر دنیا کے سامنے زندہ نمونہ پیش کرتا ہے یا اس کی ذات جو "فنا فی الرسول" ہو کر رسولِ مطاع کی شخصیت میں اپنی ہستی کھو بیٹھی ہے اور نبوی کردار کے سوا اس میں اور کچھ نظر نہیں آتا۔"

(ہفت روزہ لاہور ۲۳ فروری ۶۴ء صفحہ ۹)

اس مفید عبارت میں ماسٹر صاحب نے ایسے مصلح کے اوصاف بیان فرمائے ہیں جو اس زمانے کے مسلمانوں کو از سر نو مسلمان بنا سکتا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

جیسا کہ ہم اپنے گزشتہ اداریوں میں واضح کر چکے ہیں اس زمانہ کا بنیادی مرض ہی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا منکر ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کا منکر ہونے کے یہی معنی نہیں ہیں کہ وہ کسی مافوق الطبیعات وجود کا منکر ہے بلکہ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ گو وہ زبان سے اقرار کرتا ہو مگر عملاً اس سے منکر ہو۔ پھر اس کے صرف یہ معنی بھی نہیں ہے کہ وہ موجودہ فلسفہ اور سائنس کے نتائج سے عقلاً اس

نتیجہ پر پہنچا ہو کہ اس پر حکمت کارخانہ کائنات کو بنانے اور چلانے والی کوئی ہستی ضرور ہونی چاہیئے۔ بے شک ایسی صورت میں انسان یقین کا ایک ادنیٰ درجہ حاصل کر لیتا ہے اور قرآن کریم نے بھی اس ثبوت کو بڑے اہتمام سے پیش کیا ہے تاہم اللہ تعالیٰ پر صرف اس قدر یقین دنیا کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ آج بہت سے ایسے دانشمند ضرور ملتے ہیں جنہوں نے کائنات کی حکمتوں پر غور کرکے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود "ہونا چاہیئے" ایسے لوگوں کا ایمان دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتا۔ حقیقی ایمان تو وہی ہو سکتا ہے جو فعال ہو جو دنیا میں حقیقی تغیر پیدا کر دے جو اللہ تعالیٰ کو اس طرح محسوس کرا دے کہ گویا وہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ دین میں ایسے ایمان کو جو محض تصور میں ہو کمزور ایمان سمجھا گیا ہے۔ مثلاً حدیث میں ہے کہ نماز اس طرح پڑھنی چاہیئے کہ گویا ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں لیکن اگر ایسا حضورِ قلب میسر نہ ہو تو یہ تصور ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ آخری تصور کمزور ایمان ہے تاہم "ہونا چاہیئے" کے مرتبہ سے یہ بھی بدرجہا بلند تر ہے۔ کیونکہ انسان ایسا تصور اسی وقت کر سکتا ہے جب اس کو اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا ہو چکا ہو مگر اس سے بھی بلند تر وہ مقام ہے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو۔ ایسا ایمان صرف انبیاء علیہم السلام ہی پیدا کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں ایسے ہی مصلح کی ضرورت ہے جو اپنی ذات سے دنیا کو اللہ تعالیٰ کا دیدار کرا دے یعنی ایسا حق الیقین پیدا کر دے کہ گویا ہم اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں۔

جب تک کوئی ایسا مصلح نہ ہو اس بیماری کو دور نہیں کر سکتا جو آج انسانیت کو گھن کی طرح کھا رہی ہے۔ آج کا انسان مادہ پرستی کے طوفان میں اللہ تعالیٰ سے بالکل بے پرواہ ہو گیا ہے اور اس صراطِ مستقیم سے بھٹک گیا ہے جس کی راہنمائی وہی ذات کر سکتی ہے جس نے زندگی بنائی ہے۔ جناب ماسٹر امیر عالم صاحب نے ایسے ہی مصلح کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی مصلح ہیں جس مصلح کا مطالبہ یہ زمانہ کرتا ہے۔ ہمارا یہ ایمان محض خیالی نہیں

(باقی صفحہ ۳ پر)

ربوہ دارالسلام ہے لوگو

جو ہمارا امام ہے لوگو — مصطفےٰ کا غلام ہے لوگو
آگیا شہر یار امن و اماں — جنگ کا اختتام ہے لوگو
لاکھ آزادیاں نثار اس پر — یہ محبت کا دام ہے لوگو
پھر کھلا میکدے کا دروازہ — آج پھر اذنِ عام ہے لوگو
نعرۂ لا الٰہ الا اللہ — یہی کاسُ الکرام ہے لوگو
نشۂ مے تو ہے گھڑی بھر کا — نشہ اس کا مدام ہے لوگو
عقل کی ہے فقط خلا میں اڑان — جتنی پختہ ہے خام ہے لوگو
ہے زمیں پر جبینِ عشق مگر — عرش اس کا مقام ہے لوگو
ہے جو برکات کا نزول یہاں — فیضِ خیر الانام ہے لوگو
غلغلہ ہائے "سلّموا تسلیم" — روز و شب صبح و شام ہے لوگو
باغِ جنت ہے مأمنِ تنویر
ربوہ دارالسلام ہے لوگو

یادِ مشہود

اور

درخواست دعائے نعم البدل

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

عزیزی سید مسعود احمد اور عزیزہ امۃ الرؤف بیگم کا پلوٹھی کا بیٹا سید مشہود احمد جو بہت پیاری اداؤں والا بچہ نیز اپنی عمر سے بڑھ کر ذہین اور خوش خلق بچہ تھا چھوٹی عمر لے کر آیا تھا اسے ہمارے پیارے مولیٰ نے بلا لیا۔ اس جدائی سے سب عزیزوں کے دل غمگین طبعی طور پر ہو گئے۔ اس کی والدہ اور دیر نیسی مجاہد باپ نیز منصور احمد اور ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ پر یہ صدمہ بہت اثر انداز ہوا۔ درخواست ہے کہ سب احمدی بھائی بہن ان کے لئے خیر سے نعم البدل نیک خادم دین عطا ہونے کی دعا فرما کر ممنون فرمائیں اور ساتھ ہی عزیزہ امۃ الشکور میری نواسی عزیزی ناصر احمد کی بیٹی اور عزیزہ امۃ القدوس (بیگم مرزا وسیم احمد) کے لئے بھی بہت دعا فرمائیں۔ ان دونوں کے ولادت پھر ہونے والی ہے۔ دونوں کے لڑکے مردہ پیدا ہو چکے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ زندگی والے صحیح وسالم ماؤں کی بھی صحت اور زندگی کے ساتھ ان کو بیٹے نیک خادم دین بلند اقبال عطا فرما کر خوشی دکھائے ——— مندرجہ ذیل چند شعر مشہود کی یاد میں کہے تھے۔ والسلام مبارکہ

مسکرا کر جس نے سب کے دل لبھائے چل بسا
پیار کرتے تھے جسے اپنے پرائے چل بسا

خُلق اس معصوم کا اس کی ادائیں دلنشیں
بھولنا چاہیں بھی گر تو بھولنا ممکن نہیں

بھولے بھالے منہ سے وہ باتیں نرالی آن سے
ننھے منے پاؤں سے چلنا وہ اس کا شان سے

کشتیٔ عمرِ رواں یکدم کدھر کو مڑ گئی
اک ہوا ایسی چلی کہ گھر کی رونق اڑ گئی

چار دن ہنس کھیل کر "مشہود" رخصت ہو گئے
کھل کے گلہائے مسرت داغِ حسرت دے گئے

نقش دل پر ایک تصویرِ خیالی رہ گئی
گود ماں کی بھر کے پھر خالی کی خالی رہ گئی

اپنی رحمت سے الٰہی جلد دے نعم البدل
یہ دلِ فرقت زدہ بے چین پھر پا جائیں کل

(کل یعنی سکون و آرام)

والد محترم حافظ سید عبد الوحید صاحب آف کمرشل ہاؤس کوہ منصوری

کے

قبولِ احمدیت کے حالات

شدید مخالفت کے بعد پُر جوش عقیدت

از مکرم سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف منصوری

قسط دوم

والد صاحب کی مراجعت

اوائل ۱۹۱۲ء میں قبلہ والد صاحب حسب پروگرام تنہا ہندوستان واپس تشریف لے آئے اور منصوری پہنچکر اپنے ہر دو احمدی بھائیوں سے مشترکہ کاروبار و جائداد میں سے اپنا حصہ علیحدہ کرنے کے لئے حسابی و قانونی اقدامات کا سلسلہ شروع کرنا چاہا۔ چچا صاحبان کو اپنے بڑے بھائی کی مخالفانہ مذہبی روش کے مدِ نظر گویا دل ناخواستہ یہ کہنا پڑا کہ "بہت اچھا" مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ بھائی صاحب آپ تو دو حج کر چکے ہیں۔ اب ہمیں بھی حج کرنے کا موقعہ دیں۔ آپ اس سال یہاں کاروبار سنبھالیں اور حساب کتاب بھی دیکھ لیں۔ جب ہم حج کر کے واپس آ جائیں تو پھر جائداد وغیرہ کے بارے میں جیسے آپ کی خوشی ہو کر لیں۔ والد صاحب نے یہ بات سنکر خوشی سے کہہ دیا۔ بہت اچھا تم بھی حج کر آؤ۔

اس جگہ ضمناً یہ عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ میرے والد صاحب اور دونوں چچا صاحبان میں باوجود مذہبی اختلاف عقائد کے یہ بات نمایاں طور پر مشترک تھی کہ اخلاقاً ایک دوسرے کا بڑا لحاظ و پاس کرتے تھے اور دل سے ایک دوسرے کی خوشی و بہتری چاہتے تھے وہ اس بات کو خوب سمجھتے تھے کہ اتفاق و اتحاد میں ہی برکت و خاندانی عزت ہے۔ اور انشقاق و تفرقہ میں جگ ہنسائی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے ایک دوسرے کی پاسداری و لحاظ کو کبھی نظر انداز نہیں کیا تھا اور اسی لئے والد صاحب کے مطالبہ تقسیم جائداد وغیرہ پر کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہیں ہو سکی تھی۔ جب تک زندہ رہے دنیا میں باہمی لحاظ و پاسداری کو انہوں نے خوب ہی نبھایا۔

چچا صاحبان مکہ معظمہ میں

میرے احمدی چچا صاحبان جب اواخر ۱۹۱۴ء میں حج کے لئے روانہ ہوئے تو پہلی جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی اور بحری راستے بھی مخدوش ہو گئے تھے۔ لیکن حکمت خداوندی کہ انہی حالات میں انہوں نے سفر کیا اور ایام حج سے کچھ عرصہ قبل بخیر و عافیت مکہ معظمہ پہنچ گئے۔

دوران قیام میں وہاں بھی چچا صاحبان نے تبلیغ احمدیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بھائی ولی محمد صاحب میر (اہلحدیث) سے تو گھر پر روزانہ احمدیت سے متعلق گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اور میں بھی ان کی باتیں سنا کرتا۔ ویسے اپنے علماء کرام کی زبانی عام عقائد کی باتیں میرے کانوں میں پڑی ہوئی تھیں اور دیوبند کے رسالے و رسائل پڑھ چکا تھا۔ اور چونکہ مجھے مکہ معظمہ میں رہتے دو سال ہو گئے تھے۔ اس لئے میں عام عربی الفاظ کے معنے سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتا تھا وفات مسیح کا مسئلہ تو آیت فلما توفیتنی ... (مائدہ ع ۱۶) کی تشریح سے میری سمجھ میں آ گیا تھا لیکن نبوت کے مسئلہ پر میں نے بڑے چچا صاحب سے یہ عرض کیا کہ قرآن مجید کی رو سے تو نبوت ختم ہے۔ پھر مرزا صاحب نبی کیسے ہو گئے؟ انہوں نے بڑے اطمینان سے فرمایا کون کہتا ہے کہ قرآن مجید کی رو سے نبوت ختم ہو چکی ہے؟ میں نے فوراً آیت ... خاتم النبیین ...... (احزاب ع ۵) پڑھدی جو مجھے ازبریاد تھی۔ کیونکہ مکہ معظمہ میں قرأت سکھانے کے لئے قاری صاحبان عجمی طلباء کو قرآن مجید کی چند خاص آیات حفظ کرا دیتے تھے اور سبع قرأت بھی سکھاتے تھے۔ ایسی آیات میں نے بھی حفظ کی ہوئی تھیں۔ اور ان میں سے ایک آیت خاتم النبیین والی بھی تھی۔ جس کا لفظ خَاتَم ایک دوسری قرأت میں خَاتِم بھی پڑھا جاتا تھا۔

مجھ سے خاتِم النبیین سنکر قبلہ چچا صاحب نے فرمایا۔ قرآن مجید کھولکر یہ آیت دکھاؤ۔ میں نے آیت دکھا دی تب آیت کے اصل لفظ خاتَم پر توجہ دلاتے ہوئے انہوں نے فرمایا مکہ معظمہ میں تم رہتے ہو۔ خاتَم کے لفظی معنی بتاؤ۔ میں نے کہہ دیا کہ یہاں تو خاتَم مہر کو کہتے ہیں۔ ... کیونکہ مکہ مکرمہ میں اپنے نام کی مہر کھدوا کر دوھاگے کے ساتھ باندھے رکھنا ایک عام عادت یا فیشن میں داخل تھا۔ میں بھی شوقیہ

اپنے نام کی مہر بنوا چکا تھا۔ اس لئے خاتم کے معنے مہر بالیقین جانتا تھا۔ پھر انھوں نے "خاتم النبیین" کے پورے معنے مجھ سے دریافت کئے تو میں نے بلا تامل کہہ دیا "نبیوں کی مہر" فرمایا "یہ معنے درست ہیں مگر ان معنوں سے نبوت تو ختم نہیں ہوتی مہر میں اور ختم ہونے میں کوئی فرق ہے یا نہیں"۔ میں نے غور کیا اور ۔ ۔ ۔ پھر وثوق سے کہہ دیا "اس جگہ نبیوں کی مہر کا مطلب اور تو کچھ بھی ہو مگر نبوت تو یہاں ختم نہیں ہوتی"۔

مسئلہ نبوت کا انکشاف

تب قبلہ چچا صاحب نے نہایت آسان پیرائے میں نبیوں کی مہر کے معنے پوری آیت کی روشنی میں مجھے سمجھائے اور اس کے بعد اجراء نبوت پہ سورہ اعراف ع والی آیت "یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم ۔ ۔ ۔ الخ" قرآن مجید سے مجھے دکھائی اور بڑے سہل دلنشین انداز میں اس کی تشریح بیان کر دی۔ اب میں حیران تھا کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے!۔ قرآن پاک تو مسلمانوں کے عام عقیدہ ختم نبوت کی تردید کرتا ہے قرآن مجید کی رو سے "تو تابع شریعت امتی نبی آسکتا ہے" دوران تبلیغ میں چچا صاحب یہ بھی فرماتے رہتے کہ "ان باتوں کے متعلق تم اپنے علماء کرام سے بھی استفسار کرتے رہو"۔ چنانچہ جب میں نے استاذی المکرم سید عبد الحق القاری اور ایک دوسرے مدرس الشیخ محمد عبد اللہ المدنی کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ نبوت کے بارے میں استفسار کیا تو دونوں بزرگوں نے قریباً یہی فرمایا کہ "تم ابھی بچہ ہو۔ ان باتوں میں تمہیں نہیں پڑنا چاہیئے نبوت کی بحث سے تمہیں کیا مطلب؟" ایسے جوابات سن کر میں حیران پریشان ہوتا کہ اپنے قادیانی چچا صاحب سے میں کچھ دریافت کرتا ہوں تو وہ تسلی بخش جواب دیتے ہیں اور ٹالتے نہیں۔ مگر ہمارے علماء کرام کا بس یہی جواب ہے کہ تمہیں ان باتوں سے کیا مطلب! بار بار یہ حالت دیکھ کر میرے دل نے بالآخر کہا کہ حضرات علماء سے تسلی بخش جواب کی امید رکھنا بے سود ہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ان کے پاس صرف مروجہ عقائد ہی ہیں۔ دلائل نہیں ہیں۔

مکہ معظمہ میں قبول احمدیت

علماء کی بے توجہی سے ناامید و بددل ہو کر میں نے بالآخر مکرم چچا صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ "قرآن مجید کی رو سے بے شک امتی نبی آسکتے ہیں اب آپ مجھے حضرت مرزا صاحب کے حالات سنائیں"۔ میرے منہ سے پہلی مرتبہ "حضرت مرزا صاحب" کے الفاظ سنکر محترم چچا صاحب کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ اور میری درخواست پہ انھوں نے ذکر حبیب چھیڑ دیا۔ کئی دن تک وہ سناتے رہے اور میں سنتا رہا۔ اسی اثناء میں اور اختلافی مسائل بھی یکے بعد دیگرے بڑی خوش اسلوبی سے عام فہم طریق پر میرے سامنے بیان ہوئے اور حل ہوتے گئے بالآخر میرے دل نے یہ گواہی دی کہ احمدیت برحق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے میں پھر مکہ معظمہ میں ہی احمدی ہو گیا۔ ۔ ۔ بھائی ولی محمد صاحب ہمیر بھی احمدی ہو گئے۔ اس کے بعد ہم حرم شریف میں گئے اور بیت اللہ شریف کے پاس "مقام ابراہیم" پر ہم نے پہلی مرتبہ احمدی امام یعنی بڑے چچا صاحب کے پیچھے دو رکعت نفل شکرانہ ادا کئے۔ بعد میں بھی حرم شریف میں ہم ان کی اقتداء میں ہی نمازیں پڑھتے رہے۔

پھر حج سے فارغ ہو کر چچا صاحبان اور ہم منیٰ و عرفات گئے اور چار دنوں میں جملہ مناسک حج ادا کر کے واپس مکہ شریف آ گئے۔ اب والدہ صاحبہ کا اور میرا یہ تیسرا حج تھا

"قادیانی احمدی"

خواجہ کمال الدین صاحب (مرحوم) بھی اس سال ولایت سے واپس آتے ہوئے حج کرنے مکہ معظمہ پہنچے ہوئے تھے اور قبلہ چچا صاحب سے ملتے رہتے تھے ایک ملاقات میں ان بزرگوں میں کچھ گرما گرم بحث چھڑ گئی۔ خواجہ صاحب بار بار کہتے کہ میاں صاحب غلو کر رہے ہیں چچا صاحب کہتے ہرگز نہیں۔ آپ لوگوں کو حضرت میاں صاحب کی ذات سے عناد ہے! اس وقت میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ کیونکہ ان ایام میں خلافت کے سوال پر جو اختلاف جماعت میں رونما ہو چکا تھا اس سے میں ہنوز لاعلم تھا۔ ملاقات کے بعد میں نے چچا صاحب سے دریافت کیا کہ "یہ میاں صاحب میاں صاحب کا کیا قصہ تھا؟" تب انھوں نے "حضرت میاں محمود احمد صاحب" ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت اور چند جمہوریت پسند ارکان انجمن" کی مخالفت کا قصہ سنا کر مجھے حقیقت اختلاف سے آگاہ کر دیا اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ میں مکہ معظمہ میں ہی خلافت حقہ سے وابستہ ہو کر قادیانی احمدی ہو گیا۔

ہندوستان میں واپسی

قبلہ والد صاحب ہندوستان میں تھے اور ہم مکہ معظمہ میں۔ جنگ عظیم کی تباہ کاریوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا اور ہندوستان سے ہمارے پاس خرچ پہنچنے کے ذرائع بھی منقطع ہو گئے تھے ان حالات میں چچا صاحبان نے جلد واپس ہونے کا فیصلہ کیا۔ اور زمانہ جنگ میں ہی ہمیں اپنے ہمراہ لے کر ہندوستان واپس آگئے عجیب بات ہے کہ ۱۹۱۲ء میں قبلہ والد صاحب اپنی دانست میں مجھے احمدیت سے بچا کر مکہ معظمہ لے گئے تھے لیکن رحمت خداوندی کہ میں ۱۹۱۶ء میں مکہ معظمہ سے ہی احمدی ہو کر والد صاحب کے پاس واپس ہندوستان آ گیا۔ اس وقت بھی وہ احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ میں نے مکہ ہی سے جو پہلا خط ان کی خدمت میں ارسال کیا تھا اس میں اپنے احمدی ہونے کا اظہار کر دیا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ "حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ آپ بھی احمدی ہو جائیں"۔ میرا خط جب والد صاحب کو ملا تو جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا، اس وقت بعض مخالفین سلسلہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ خط پڑھتے ہی یکدم خاموش ہو گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ ایک سرگرم مخالف کے دریافت کرنے پر کہ "خیر تو ہے؟"۔ والد صاحب نے فرمایا "کچھ نہیں، یہ فضل الرحمٰن کا خط ہے۔ بھائی عبد المجید نے اس کو ورغلا کر قادیانی کر لیا ہے"۔ دو تین "دیندار وں" نے میرے خلاف سخت مشورے دئے لیکن والد صاحب نے کچھ دیر بعد فرمایا "نہیں۔ وہ ابھی بچہ ہے۔ عبد المجید کی باتوں میں آگیا ہے۔ لیکن علماء کے سمجھانے سے یقیناً وہ پھر ٹھیک ہو جائے گا"۔ میں اپنے والدین کا ایک ہی لڑکا تھا۔ اور مخالفین کیا جانتے تھے کہ آگے چل کر میرے والد صاحب بھی علماء کرام کی بدولت ہی احمدی ہو جائیں گے۔

ابھی کچھ عرصہ اور والد صاحب مخالف رہے۔ اور بعض اوقات تو مخالفت کے اظہار میں لطیفے بھی کر جاتے تھے۔ مثلاً منصوری میں بڑے چچا صاحب کے یہاں ایک طوطا تھا جو "میاں مٹھو میں قادیانی" کہنا سیکھا ہوا تھا ایک مرتبہ والد صاحب جب اس کے پنجرے کے پاس سے گذرے تو طوطے نے کہنا شروع کر دیا "میاں مٹھو میں قادیانی"۔ اس پر والد صاحب جھنجھلا کر بولے "لاحول ولا قوۃ۔ یہ لوگ تو جانوروں تک کا دھرم بھی نشٹ کر دیتے ہیں۔ بھلا آدمیوں کو کیا چھوڑیں گے"۔ درحقیقت ان کی مخالفانہ روش میں حضرات مولوی صاحبان سے پرانی قسم کا ایک حسن ظن تھا۔ اور ان کو احمدیت کی مخالفت میں بیش از پیش دیکھ کر خود بھی مخالفت کرنا موجب ثواب سمجھتے تھے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان مبارک میں انہوں نے کبھی کوئی ناشائستہ یا بیجا کلمہ اپنے منہ سے نہیں نکالا تھا۔ یہ نیکی فطرتاً والد صاحب میں موجود تھی۔ خدا کی شان کہ میرے احمدی ہونے کے دو سال بعد ان کے احمدی ہونے کا وقت بھی آ گیا۔ ۔ ۔ ۔

عدالت میں ایک مقدمہ

۱۹۱۶ء میں والد صاحب کے احمدی ہونے کے اسباب یکا یک پیدا ہو گئے منصوری میں وہ اس سال اپنی کلہڑی کی مسجد میں رمضان شریف میں تراویح کے وقت قرآن مجید سنا رہے تھے۔ نصف رمضان گذرنے پہ ایک مولوی ٹائپ "دیندار" نے کہہ دیا کہ "حافظ عبد الوحید صاحب کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کیونکہ ان کی دکان پر متھیلیٹڈ اسپرٹ فروخت ہوتا ہے۔ اور یہ استعمال بھی کرتے ہیں جو حرام ہے"۔ ان کو سمجھایا گیا کہ یہ حرام اشیاء میں سے نہیں ہے۔ بڑے علماء نے بھی اس کو "اسپرٹ اسٹوو" میں استعمال کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر وہ اپنی فتویٰ بازی پر مصر رہے۔ والد صاحب نے اگلے دن ان پر ہتک عزت کا دعویٰ کر دیا۔ اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اسپرٹ کی فروخت و استعمال حرام نہیں ہے، انہوں نے اپنے علاقہ کے ایک بڑے نامور مولانا صاحب کو جو مشہور حکیم اور بمنزلہ پیر بھی تھے، عدالت میں شہادت کے لئے طلب کر لیا۔ ان مولانا نے میرے دادا صاحب (مرحوم) کی بیماری کے ایام میں کئی مرتبہ خود

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنیوالا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے"۔ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

اسپرٹ اسٹور پر ادویات تیار کراکے ان کو استعمال کرتی تھیں اور اسپرٹ بیچنے پر کبھی معترض نہیں ہوتے تھے۔ لیکن عدالت میں گواہی کے وقت مولانا نے واقعات سے انکار کرتے ہوئے صاف جھوٹ بول دیا۔ والد صاحب کو یہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوا۔ اور اپنے پیرومرشد مولانا کے لئے جو ان کے دل میں عزت و وقعت تھی وہ سب کافور ہو گئی۔ مجسٹریٹ نے گو مقدمہ صلح وصفائی پر ختم کر دیا تھا۔ مگر زمانہ ساز مولویت سے والد صاحب اسی وقت متنفر ہو گئے تھے۔

جب والد صاحب احمدی ہو گئے

اسی حالت میں جب عدالت سے والد صاحب دوکان پر آئے تو بڑے چچا صاحب نے اُن سے کہا۔ "بھائی صاحب اگر مولوی صاحب کی ایسی ابتر حالت نہ ہو گئی ہوتی تو ذرا سوچیں کہ حضرت مرزا صاحب ہی کیوں مبعوث ہوئے؟ جب ان لوگوں کی حالت بگڑی تب ہی تو اصلاح خلق کے لئے خدا کا مسیح آیا۔ کیا آج کی گواہی دیکھ کر بھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لائیں گے"؟ والد صاحب کے دل پر اس حق بات کا بہت گہرا اثر ہوا۔ پہلے کچھ دیر خاموش رہے ..... پھر بانشراح صدر کہدیا "ٹھیک بات ہے۔ بہت اچھا، امنا و صدقنا"۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بیعت کا خط لکھدیا۔ اللہ اکبر! کس شان سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا یہ فرمودہ کلام پھر پورا ہوا ؎

"جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار"

احمدی جماعت منصوری میں ان دنوں چھوٹے چچا صاحب رمضان المبارک میں عشاء بعد قرآن مجید سنا رہے تھے۔ انہوں نے والد صاحب کے احمدی ہو جانے کی خوشی میں اُن سے درخواست کی کہ باقی حصہ قرآن پاک کا اب وہ ہی تراویح میں احمدی سامعین کو سنائیں۔ اس طرح محبت و مسرت اور تشکر کی لہر دل میں رمضان شریف کا باقی مہینہ گذرا۔ ہمارا سارا خاندان اب خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہو گیا تھا۔ عید الفطر بھی دلی انبساط سے تمام احمدیوں نے ملکر منائی۔ منصوری پبلک میں اب جماعت احمدیہ بفضلہ تعالےٰ صف اول میں آ گئی تھی۔ اور ہماری دوکان "کمرشل ہاؤس" پھر ہمیشہ "قادیانیت" کا سنٹر کہلائی۔

ایک مرتبہ تبلیغی گفتگو میں ایک مجتہد صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ "احمدی ہونے کے وقت آپ کی عمر کیا تھی"؟ میں نے جواب میں عرض کیا کہ "جناب والا۔ اسلام لانے کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی جو عمر تھی اس سے دو سال بڑی"۔

مسجد احمدیہ منصوری

احمدی ہو کر والد صاحب نے پہلا یادگاری کام یہ کیا کہ اپنے بھائیوں کو تحریک کی کہ اب اس مشترکہ دو منزلہ جائیداد کو جس کی بالائی منزل میں احمدی نماز پڑھتے رہے ہیں۔ اور کرشیل اسٹیٹ کے مقابل مغرب میں لب سڑک واقع ہے اب باضابطہ طور پر جماعت کے لئے وقف کر دیا جائے۔ چنانچہ تینوں احمدی بھائیوں نے بخوشی خوشی اس جائیداد کو مجلس صدر انجمن احمدیہ قادیان رجسٹری کرا کر وقف کر دیا۔ مسجد کے نیچے ایک چھوٹی اور دو بڑی دوکانیں تھیں۔ جن کے کرایہ کی آمدنی پھر ہمیشہ لوکل انجمن کی ضروریات کے لئے خدا کے فضل سے کافی ثابت ہوتی رہی، اور چندوں کے لئے جماعت کے سامنے ہمیں اپیل کرنے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی۔ اس جائیداد کا "مسجد احمدیہ" کے نام سے علیحدہ بنک میں اکاؤنٹ کھولدیا تھا۔ چھوٹے چچا صاحب اور والد صاحب کو تعمیری کاموں سے بڑی دلچسپی تھی۔ چنانچہ وقف کے بعد انہوں نے مسجد کی دو منزلہ جائیداد کو جماعت کی جملہ ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے از سر نو بہتر صورت میں تعمیر کرا دیا تھا اور مہمان خانہ بھی اس کے ساتھ اوپر ملحق تھا۔

مسجد احمدیہ کی جائیداد ایسی باموقعہ عام سیرگاہ پر واقع تھی کہ اکثر منصوری آنے والوں کی نگاہیں اس پر پڑتی تھیں۔ اسلئے باہر سے بھی اسکو جاذب نظر بنا دیا۔ یعنی اس کے شمالی جانب ایک چھوٹا سا باغیچہ معہ فوارہ کے لگا دیا تھا۔ یہ فوارہ عصر و مغرب کے درمیان عام سیر کے وقت کھولدیا جاتا۔ بالائی منزل میں سڑک کی جانب ایک بڑے بورڈ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام انگریزی میں لکھوا دیا تھا "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ بورڈ کے اوپر جلی حروف میں یہی الہام اردو میں بھی فریم میں آویزاں تھا۔ باہر سے آنے والے سیاح اور پادری صاحبان اکثر مسجد احمدیہ کا فوٹو لیتے رہتے تھے اور ان میں سے بعض تو احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کی غرض سے مسجد میں بھی آ جاتے تھے۔ یہ چھوٹی سی مسجد تبلیغ احمدیت کا بہت بڑا ذریعہ تھی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جب اپریل ۱۹۲۱ء میں منصوری تشریف لائے تو حضور پُرنور نے مسجد احمدیہ کو ملاحظہ کر کے بہت خوشی و پسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سہ ماہی اول کا امتحان اسی ماہ ہو رہا ہے۔ اس کے نصاب میں فرمودۃ الامام اور ترجمہ نماز کے علاوہ "دس شرائط بیعت" بھی شامل ہیں۔ امتحان میں شامل ہونے والے انصار کی سہولت کے پیش نظر "دس شرائط بیعت" جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار "تکمیل تبلیغ" مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں درج فرمایا تھا ذیل میں شائع کی جا رہی ہیں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

"اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء"

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری اکونٹنٹ کوہ نور ملز لائلپور کا بچہ ۲/۳ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے از حد کمزور و لاغر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ اخی المکرم قاضی محمد حسین صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بعارضہ بواسیر تقریباً آٹھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں باوجود کافی علاج معالجہ کے ابھی تک مرض میں کمی نہیں ہوئی۔ قاضی صاحب الموصوف سلسلہ احمدیہ میں اس ضلع میں داخل ہونے والوں میں سے اولین اصحاب سے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل اور عاجل صحت عطا فرمائے۔

(ماسٹر علی محمد احمدی سیکرٹری مال جھنگ صدر)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ضروری اعلانات

فرصت کا وقت: مارچ کے آخر تک سارے اطفال اپنے سالانہ امتحانات سے فارغ ہو جائیں گے۔ پھر موسم بہار کی تعطیلات ہوں گی۔ جس میں سکول کی کتابیں چھوڑ کر بچوں کو دوسرے دلچسپ کاموں میں مصروف ہونا چاہیئے۔

ان فرصت کے ایام میں آپ اپنی مجلس اطفال الاحمدیہ کو چُست کریں۔ پکنکیں منائیں۔ کھیلوں کی مشق کریں اور مقابلہ جات کروائیں۔ نیز اطفال کے علاوہ دوسرے امتحانات کی تیاری علمی و عملی رنگ میں مکمل کرنے کے لئے آٹھ دس دن کی تربیتی کلاس کا انتظام کرنا بھی بہت مفید اور دلچسپ ہوگا۔

بروز جمعہ یوم خدمت خلق منائیں۔ اور سب اطفال دوسرے لوگوں کی بلا لحاظ مذہب و ملت مفت خدمت خلق کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا عہد: اطفال اپنے خدام بھائیوں والا عہد ہی دہرایا کرتے تھے۔ جو لمبا ہونے کے علاوہ بچوں کی سمجھ سے بھی بالا ہی تھا۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال الاحمدیہ کے لئے وعدہ مندرجہ ذیل الفاظ میں منظور فرمایا ہے۔ مجالس اسکو نوٹ فرمائیں

"میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ دین اسلام اور احمدیت۔ اپنی قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس: خدام الاحمدیہ کی گیارھویں مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز میٹرک کے امتحانات کے بعد اپریل ۱۹۶۲ء کے پہلے ہفتہ سے شروع ہو کر سولہ روز تک جاری رہیگی۔ معین تاریخوں کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جائیں گے

۱۔ قرآن کریم۔ ۲۔ حدیث شریف۔ ۳۔ فقہ سے متعلق ضروری مسائل۔ ۴۔ کلام۔ ۵۔ رد عیسائیت۔ ۶۔ قواعد عربی۔ ۷۔ موازنہ کمیونزم اور اسلام۔ ۸۔ طبی امداد

۹۔ تقریر میں مشق۔

اس کے علاوہ رات کو علماء کی تقریر کا پروگرام بھی ہوگا۔ خدام کی دلچسپی کے لئے ایک تفریحی پروگرام بھی شامل ہوگا۔

قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ نیز جلد از جلد شریک ہونے والے خدام کے اسماء سے آگاہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے تعلیمی وظائف: گزشتہ سال شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کا ایک انعامی امتحان تھا جس میں محمد ظفر اللہ صاحب اوّل مجیب اللہ صاحب اور نذیر احمد صاحب مجلس ربوہ کے دوم آنے پر بالترتیب مبلغ دس روپیہ اور پانچ پانچ روپیہ ماہوار کے تعلیمی وظائف دیئے جا رہے ہیں۔

امسال بھی اس انعامی مقابلہ کا امتحان اگست ۱۹۶۲ء کے پہلے عشرہ میں لیا جائیگا۔ اس میں چودہ سال تک کی عمر کے اطفال حصہ لے سکیں گے۔ اوّل و دوم آنے والے اطفال کو دس و پانچ روپے کے ماہانہ وظائف ایک سال کے لئے دیئے جائیں گے۔ نصاب حسب ذیل ہے۔

۱۔ پہلا پرچہ:۔ نماز با ترجمہ۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ سوم نصف اول۔۔۔ ۶۰ نمبر

حفظ قرآن کریم: آخری پندرہ سورتیں۔ اس کا امتحان وانٹرویو بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء ہوگا۔

۲۔ دوسرا پرچہ:۔ فتح اسلام۔ ۲۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

علامات شناخت انبیاء ۔ نمبر

۳۔ تیسرا پرچہ:۔ عام دینی معلومات

۱۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۲۔ ہمارا آقا۔ ۳۔ تشحیذ الاذہان ۱۹۶۲ء میں شائع ہونے والی معلومات۔۔۔ ۱۰ نمبر

۴۔ تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰ نمبر

۵۔ انٹرویو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰ نمبر

۲

ضرورت مند نوجوان فائدہ اٹھائیں

۱۔ ٹریننگ مکینکس و کارپینٹری: دو سالہ کورس پاک جرمن کو اوپریٹو ٹریننگ دیہج انسٹی ٹیوٹ چک ۵ فیض (ملتان) دوران ٹریننگ وظیفہ -/۵۰ ماہوار۔ آغاز کورس ۱-۴-۶۲

شرط: عمر ۲۰ تا ۲۶ درخواستیں ۱۰-۳-۶۲ تک بنام ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ (پ۔ ٹ ۲/۲۲)

۲۔ وظائف برائے غیر ملکی تعلیم ۶۵-۱۹۶۲ء: سہ سالہ تین وظائف منجانب حکومت یوگوسلیویا برائے مالیت وظیفہ ۳۵ ہزار دینار ماہوار۔

فیس ندارد۔ سفر خرچ بذمہ امیدوار۔

شرائط:۔ پاکستانی سیکنڈ کلاس بی اے یا بی ایس سی ڈگری

درخواستیں:۔ ۱۰-۳-۶۲ تک بنام اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر (ای) منسٹری آف ایجوکیشن کراچی (پ۔ ٹ ۲/۲۲)

۳۔ ٹیکنیکل برانچ پاکستان ایئر فورس: شرائط: بی ایس سی یا انجینئرنگ ڈگری یا ایم اے ریاضی یا ایم ایس سی فزکس یا ایم ایس سی ٹیکنیکل عمر ۱۵-۳-۶۲ کو ۱۷½ تا ۵۰

کمشن ملنے پر تنخواہ -/۹۵۵ بصورت شادی شدہ -/۸۰۰ بصورت دیگر

دفاتر بھرتی۔ کراچی۔ پشاور۔ لاہور۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ انٹرویو ۱۰-۳-۶۲ تک (پ۔ ٹ ۲/۲۶)

۴۔ داخلہ والٹن ٹریننگ سکول پی ڈبلیو ریلوے لاہور کینٹ: ٹریننگ بطور گارڈ گریڈ اوّل ۱۳۰-۲۰۰

خالی اسامیاں ۳۱۔ عرصہ ٹریننگ ۹ ہفتے۔ دوران ٹریننگ وظیفہ -/۵۰

درخواستیں معرفت دفتر روڈ گارڈ ۲۰-۳-۶۲ تک۔ شرائط: پاکستانی۔ انٹرمیڈیٹ عمر ۲۰-۳-۶۲ کو ۳۰ تک۔ (پ۔ ٹ ۲/۲۷)

۵۔ پی اے ایف کالج آف انجینئرنگ: یہ کالج کیڈٹس کو الیکٹریکل و مکینیکل انجینئرنگ ڈگری کورس کے لئے تیار کرتا ہے۔ بعد ٹریننگ پی اے ایف میں بطور کمیشن افسر مقرر ہوں گے۔ رینک فلائنگ آفیسر۔ عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ رسالپور میں ۳½ سال انجینئرنگ ڈگری کورس۔

تنخواہ دوران ٹریننگ -/۱۴۰ ماہوار۔ کمیشن ملنے پر -/۶۲۵ ماہوار

شرائط:۔ پاکستانی انٹر سائنس۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ ریاضی۔ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن غیر شادی شدہ۔ عمر ۱۵-۴-۶۲ کو ۱۶½ تا ۲۲۔

درخواستیں۔ ۱۰-۴-۶۲ تک دفتر بھرتی پی اے ایف کراچی یا کوئٹہ یا لاہور یا راولپنڈی یا پشاور۔ (پ۔ ٹ ۲/۲۷)

۶۔ داخلہ پبلک سکول ایبٹ آباد: ذریعہ تعلیم انگلش۔ سکول ریذیڈنشل۔ لڑکے سکنڈری و ہائر سکنڈری امتحانات کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ فارم درخواست ایک روپیہ میں دفتر پرنسپل سے۔ درخواستیں ۲۰-۳-۶۲ تک

شرائط:۔ داخلہ ساتویں۔ عمر ۱-۴-۶۲ کو ۱۱ تا ۱۳۔ خالی اسامیاں ۲۵

" آٹھویں۔ " ۱۲ تا ۱۴۔ " " ۱۰

" گیارھویں۔ " ۱۵ تا ۱۷۔ " " ۵۰ بعد رزلٹ میٹرک

(پ۔ ٹ ۲/۲) (ناظر تعلیم)

اعلان ولادت

میرے منجھلے لڑکے عزیزم ملک محمد عمر صاحب کے ہاں ۳ مارچ بروز منگل صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(مہاشہ فضل حسین ربوہ)

۴۔ رپورٹ ناظم اطفال مقامی بوساطت مہتمم اطفال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر

قائدین کرام اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اس انعامی امتحان میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور شریک ہونے والے اطفال کے اسماء سے مرکز کو آگاہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایک نظر ادھر بھی!

ہر قسم کی عماراتی لکڑی

مثلاً چیل کیل، دیار، پڑتل شیشم۔ ہم سے بارعایت حاصل کریں

* لائل پور ٹمبر سٹورز اجارہ ڈ لائل پور فون ۳۹۰۸
* گوپ ٹمبر کارپوریشن سیہو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
* قائم ٹمبرز وفیروز پور روڈ لاہور

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا

پری کیڈٹس کو سینئر کیمبرج امتحان کے لئے تیار کیا جاتا ہے کامیاب ہونے پر داخلہ پی ڈی (پی) پانچ مدرسہ دوران ٹریننگ وردی۔ خوراک۔ کتب اور دیگر سرکاری والدین کی سالانہ آمدنی تین ہزار تک ہونے کی صورت میں نہیں نلدہ۔

امتحان داخلہ ۲۶ راپریل ۶۲ء کراچی۔ لاہور چک لالہ۔ پشاور کینٹ کوئٹہ ملتان کینٹ حیدرآباد اور پبلک سکول سرگودہا۔ مضامین انگلش وحساب شرائط چھٹی جماعت پاس عمر ۲۶ کو ۱۱ تا ۱۲½ فارم درخواست دفتر بھرتی پی اے ایف سے لیں اور پر کرکے بصیغہ رجسٹری ۱۵ اپریل ۶۲ء تک واپس بھیجیں

(پ ٹ ۳/۶۲)

پاکستان ایئر فورس ایجوکیشن برانچ میں کمیشن

شرائط پاکستانی عمر ۱۵ کو ۳۰ تا ۶۲ ایم اے انگلش انٹرویو ۳ ۶۲ تک پی اے ایف ریکروٹنگ آفسر کراچی لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور (پ ٹ ۲/۶۲ ۲۹)

بنک آف بہاولپور لمیٹڈ میں کلرک

عرصہ ٹریننگ ۳ ماہ۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۱۵۰/

گریڈ ۱۱۰۔ ۵۔ ۱۳۰۔ ۷½۔ ۱۷۵۔ ۷½۔ ۲۲۰۔ ۷½۔ ۲۵۰

مکانی الاؤنس ۵۰/ ہاؤس رینٹ ۱۰٪

سٹی الاؤنس ۱۰/- روپے سواری ۸/- روپے و میڈیکل ۱۰/- روپے شرائط میٹرک فرسٹ ڈویژن عمر ۲۴ تک۔ درخواستیں بنام اسسٹنٹ منیجر بنک آف بہاولپور لمیٹڈ سنٹرل آفس پی آئی ڈی سی ہاؤس کراچی ۱۲ ۳/۶۲ تک

فارم ۲۵ پیسے۔ (پ ٹ ۲/۶۲ ۲۹)

مقدس گھرانوں میں!

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تحریر فرماتی ہیں:-

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز "نور کا جل" تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی نور کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے"

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ISLAM

MEET THE MODERN CHALANGE.

جماعت احمدیہ کے عقائد

اور تاریخ کا نچوڑ

مصنف صوفی نفیس الرحمٰن عبدالغفور سابق مبلغ چین وامریکہ۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرسکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کردیتا ہے کہ اس کے پاس غلطی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں دخل کیا جاسکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کرواکر ثواب دارین حاصل کریں۔

افسر امانت تحریک جدید

پاکستان ایئر فورس میں اکاؤنٹس برانچ کے کمیشن:-

شرائط:- پاکستانی گریجویٹ عمر ۱۵ ۸/۶۲ کو ۲۱ تا ۳۰ انٹرویو ۱۶ ۳/۶۲ تک دفاتر بھرتی کراچی لاہور راولپنڈی۔ کوئٹہ۔ پشاور (پ ٹ ۲ ۳/۶۲)

(ناظر تعلیم)

قرآن کریم مترجم (مجلد)

عمدہ سفید کاغذ اعلیٰ جلد ہدیہ صرف ۱۰/- روپے

ہلکا کاغذ مترجم " " ۸/-

قاعدہ یسرنا القرآن — قاعدہ خورد

ہدیہ ۶۲ پیسے — ہدیہ ۲۵ پیسے

چالیس جواہر پارے — سیپارے اول تا دوم

۱/- — فی سیپارہ ۲۵ پیسے

مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

* یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا ہضم کرتی اور ریاح خارج کرتی ہیں
* نظام ہضم کی اصلاح کرکے پیٹ درد۔ نفخ تبخیر معدہ اور بادگولہ کو دور کرتی ہیں
* جوڑوں اور پٹھوں اور جسم کی عام درد اور عصبی دردوں کے لئے بہت مفید ہیں
* سستی اور کمزوری دور کرکے چستی اور توانائی پیدا کرتی ہیں
* پانچ سالہ تجربہ اور استعمال کے بعد پیش کی جارہی ہیں

قیمت فی شیشی:- ۲/- روپے علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ضروری گذارش

احباب سے ضروری گزارش ہے کہ الفضل کے مشتہرین سے خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں اور ان سے معاملہ کرتے وقت اپنی تسلی ہر طرح کرلیا کریں،

(منیجر الفضل)

ہمدرد ڈینسول (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۶ مارچ سرحدی علاقوں سے آمدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی فوجوں کی نقل و حرکت سے مشرقی پاکستان پر بیرونی حملے کا زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے بھارتی فوجیں بہت بڑی تعداد میں چیانگ گانگ کے پہاڑی علاقوں میں آسالانگ کے نزدیک جمع ہو رہی ہیں متعدد اہم مقامات پر انہوں نے مورچے سنبھال لئے ہیں اور ان کی مشکوک نقل و حرکت نے خطرناک صورت حال پیدا کر دی ہے ادھر ایک اطلاع کے مطابق دوسرے ملکوں سے بھارت کو ملنے والی اقتصادی امداد کا بڑا حصہ بھارت نے فوجی تیاریوں کے لئے مخصوص کر دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ امداد فوری طور پر حاصل کرنے اور ہوائی بیڑے کے لئے آواز سے تیز رفتار ۱۰۴-الیف لڑاکا طیارے لینے کے لئے بھارت کے وزیر جنگ مسٹر چوان اس ماہ کے آخر میں واشنگٹن جا رہے ہیں۔

کھلنا ۶ مارچ - صدر ایوب نے بھارت سے مسلمانوں کے اخراج کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت عمداً ایسی کارروائیاں کر رہا ہے جس سے مسلمانوں کے مصائب و آلام میں برابر اضافہ ہو رہا ہے بھارت نے ابھی تک دل سے ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے پاکستان کا وجود تسلیم نہیں کیا چنانچہ وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے صدر پاکستان نے مسلمانوں پر بھارتی پولیس اور نیشنل کیڈٹ کور کے ظلم و تشدد پر اظہار تشویش کیا آپ نے بھارت سے آنے والے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مملکت پاکستان ان کے مصائب ختم کرنے کی پوری کوشش کرے گی

صدر ایوب کل صبح ڈھاکہ سے بذریعہ طیارہ پہنچنے کے بعد کلارزا کیمپ میں بھارتی پناہ گزینوں سے خطاب کر رہے تھے صدر نے کہا مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ پہنچا ہے کہ ان بے گناہ مسلمانوں کو کسی وجہ اور قصور کے بغیر بھارت سے نکال باہر کیا گیا ہے اگر بھارت اپنے شہریوں کو اپنے ملک میں رہنے دیتا تو اس میں کوئی حرج نہ تھا صدر ان بے خانماں افراد کی قابل رحم حالت دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے آپ نے پناہ گزینوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی مصیبتیں ختم کرنے میں ہر ممکن مدد دے گی۔

ڈھاکہ ۶ مارچ - حکومت مشرقی پاکستان نے بھارتی صوبہ آسام کی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے احتجاجی مراسلہ میں کہا گیا کہ ۲۷ فروری کی رات بہت سے بھارتی باشندے غیر قانونی طور پر پاکستان کے علاقے میں داخل ہو گئے اور ضلع سہلٹ کے تین دیہاتوں میں گیارہ مکانوں کو آگ لگا دی بعد ازاں وہ بھارتی علاقے میں فرار ہو گئے ان اشتعال انگیز کارروائیوں سے انہوں نے مقامی لوگوں خصوصاً قبائلیوں میں خوف و ہراس پھیلایا۔

لائل پور ۶ مارچ - سوہویں کل پاکستان سائنس کانفرنس جو مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی میں چھ مارچ سے شروع ہونے والی تھی غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے کانفرنس کے لئے نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا تاہم توقع ہے کہ اس کانفرنس کی تاریخ کا اعلان ماہ رواں کے دوسرے ہفتہ کے اواخر میں کر دیا جائے گا۔

مظفر آباد ۶ مارچ - یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق آزاد کشمیر کے ضلع میرپور کے سرحدی گاؤں چھوپریاں کے دو افراد بھارتی فوج کی اندھا دھند فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے معلوم ہوا ہے کہ کچھ دیہاتی جنگ بندی لائن کے نزدیک مویشی چرا رہے تھے کہ بھارتی فوجی دستوں نے بلا اشتعال ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے دو چرواہے موقعہ پر جاں بحق ہو گئے۔ حکومت آزاد کشمیر کے ترجمان نے بھارتی جارحیت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوج انتہائی غیر انسانی اور وحشیانہ اقدام کی مرتکب ہوئی ہے

نئی دہلی - ۶ مارچ - بھارتی پارلیمنٹ میں گزشتہ روز بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندہ نے بتایا کہ جن مسلمانوں پر پاکستانی ہونے کا شبہ ہے یا جو بھارتی حکومت کے خیال میں پاکستان سے ناجائز طور پر بھارت میں داخل ہو گئے ان کے معاملات پر غور کرنے کے لئے خاص ٹریبونل قائم کر دیئے گئے ہیں جن میں سے ایک خاص کرزی پورہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے

مسٹر نندہ نے بتایا کہ بھارت میں ناجائز طور پر داخل ہونے والے پاکستانیوں کے خلاف مناسب کارروائی کے لئے اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مزید ٹریبونل بھی قائم کئے جائیں گے مسلمان حلقوں میں ان ٹریبونلوں کے قیام سے سخت خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔ ادھر غیر جانبدار مبصرین نے ان ٹریبونلوں کے قیام پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کو پاکستان دھکیلنے کے لئے بھارت نے ایک نئی چال چلی ہے جس کا ایک مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو مقدموں میں پھنسا کر ہراساں کیا جائے تاکہ وہ خود ہی پاکستان بھاگ جانے پر مجبور ہو جائیں۔

کولمبو - ۶ مارچ - کل سارے لنکا میں لازمی سروسوں کی حفاظت کے لئے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ انجینئروں اور فنی ماہروں کی ہڑتال سے بجلی کی سپلائی میں تعطل پیدا ہو گیا ہے چنانچہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہنگامی حالات کا اعلان کرنا پڑا ہے۔

کراچی ۶ مارچ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر فضل القادر چوہدری نے کراچی میں ایک انجینئرنگ یونیورسٹی کے قیام کی حمایت کی انہوں نے کہا ملک میں اگرچہ دو یونیورسٹیاں پہلے ہی موجود ہیں لیکن ہمیں تحقیق و تجسس کے لئے مزید یونیورسٹیوں کی ضرورت ہے اور کراچی اس مقصد کے لئے نہایت موزوں جگہ ہے۔

کالعدم جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی نظربندی میں توسیع کر دی گئی

لاہور ۶ - مارچ حکومت مغربی پاکستان نے کالعدم جماعت اسلامی کے امیر ابو الاعلیٰ مودودی اور دیگر ۴۳ رہنماؤں کی میعاد نظربندی میں چھ ماہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ جماعت اسلامی کے ان لیڈروں کو ۶ جنوری کو تحفظ امن عامہ کے آرڈیننس کے تحت گرفتار کیا گیا تھا مشرقی پاکستان جمعیت اسلامی کے امیر عبد الرحیم اور قیم پروفیسر غلام اعظم کو تحفظ امن عامہ کے آرڈیننس کے تحت مغربی پاکستان سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے جس کے مطابق کل دوپہر انہیں لاہور جیل سے رہا کر دیا گیا اور ڈھائی بجے کے طیارے سے یہ دونوں مشرقی پاکستان روانہ ہو گئے۔

کراچی کے مسٹر گوہر گیلانی اور سوات کے شیر علی خان کی رہائی کا حکم دیا گیا ہے۔ حکومت مغربی پاکستان نے یہ احکام نظربندوں کے مقدمات پر نظر ثانی کرنے والے بورڈ کے فیصلے کے بعد جاری کئے ہیں۔ مسٹر جسٹس ایس اے محمود اور ہوم سیکرٹری شہزادہ عالمگیر پر مشتمل بورڈ نے تمام نظربند رہنماؤں کے مقدمات کی سماعت کے بعد پرسوں شام اپنی رپورٹ صوبائی حکومت کے حوالہ کر دی تھی۔

یاد رہے کہ حکومت مغربی پاکستان ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی شب کو ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کے تحت جماعت اسلامی کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا تھا۔ اس اقدام کے ساتھ ہی جماعت اسلامی کے متعدد رہنماؤں کو جو جماعت کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کے سلسلے میں لاہور میں موجود تھے تحفظ امن عامہ کے آرڈیننس کے تحت دو ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا تھا۔ ان کے علاوہ مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر جماعت کے دیگر کارکنوں کو بھی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔

آرڈیننس کے مطابق ۴۸ نظربندوں کے مقدمات نظر ثانی بورڈ کے سامنے پیش کئے گئے تھے۔

گورنمنٹ کالج سرگودہا کے آل پاکستان اردو مباحثہ میں
تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے ٹرافی جیت لی

ربوہ ۶ مارچ - مورخہ ۲ مارچ کو گورنمنٹ کالج سرگودہا کے زیر اہتمام ہونے والے تمام پاکستان انٹر کالجیئیٹ اردو مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین جناب کریم قمر اور صاحبزادہ جمیل اللطیف نے ٹرافی جیت لی۔

یہ ٹرافی سال رواں کی پہلی ٹرافی ہے۔ احباب سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی کالج کے لئے اور ہر دو مقررین کے لئے مبارک فرمائے۔

(سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ تعلیم الاسلام کالج یونین)

ایڈیٹوریل

(بقیہ صفحہ ۲)

ہے بلکہ علیٰ وجہ البصیرت ہے۔ کوئی احمدی احمدی نہیں ہو سکتا جب تک وہ علیٰ وجہ البصیرت ایمان نہ رکھتا ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بیاّ مدم کہ رہِ صدق را درخشانم
بدلستاں برم آنرا کہ پارسا باشد
کسیکہ سایۂ بال ہماش سود نداد
بیایدش کہ دو روزے بظلِّ ما باشد
گلے کہ روئے خزاں را گہے نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمتت رسا باشد

ہیگ ۶ مارچ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر اہارڈ نے کہا ہے کہ مغربی جرمنی اور فرانس میں باہمی تعاون کا جو سمجھوتہ ہوا ہے وہ عظیم تر یورپ کی پالیسی کی بنیاد بنے گا ڈاکٹر اہارڈ فرانس کا دو روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد بون روانہ ہونے سے قبل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ ناکام ہو گیا تو یورپ کی مشترکہ پالیسی کا قیام ممکن نہیں ہو گا۔

انہوں نے اعلان کیا کہ مغربی جرمنی فرانس سے معاہدے کی ہر طرح سے پابندی کرے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴